فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاطیں

- ☆ تبلیغ دین
- ☆ احادیث نبویہ کی ترویج
- ☆ نوجوانوں سے چند گزارشات
- ☆ خواتین کے لیے چند احتیاطیں
- ☆ امت کو بیدار کیجیے
- ☆ پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ
- ☆ اتحاد امت
- ☆ فیس بک پیجز، بہترین آپشن

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاتیں

مؤلف

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آغاز سخن	۱
۲	تبلیغ دین	۴
۳	خطابات	۵
۴	پوسٹیں	۶
۵	عقائد	۷
۶	احادیث نبویہ کی ترویج	۸
۷	ہیڈنگ دیں	۱۰
۸	نوجوانوں سے چند گزارشات	۱۱
۹	خواتین کے لیے چند احتیاطیں.........	۱۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰	امت کو بیدار کیجیے	۱۶
۱۱	پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ	۱۷
۱۲	اقوام متحدہ	۲۰
۱۳	اتحاد امت	۲۲
۱۴	ماہرین کی خدمات لیں	۲۳
۱۵	فیس بک پیجز، بہترین آپشن	۲۴

فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاتیں

آغاز سخن

انٹرنیٹ کی دنیا میں فیس بک کثیر الاستعمال ویب سائٹ ہے اس کے Users کی تعداد کم و بیش ڈیڑھ ارب بتائی جاتی ہے اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ان میں ہر قوم ملک اور مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں مشاہیر سے لے کر عام افراد تک سبھی اسے استعمال کرتے ہیں جو بغیر کسی دباؤ کے ذاتی، سماجی، سیاسی، ثقافتی اور مذہبی موضوعات پر اپنے افکار، خیالات اور نظریات کو لوگوں کے سامنے Share کر رہے ہیں۔

کسی بھی خبر کو منٹوں میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دینا اس کی بنیادی خوبیوں میں سے ایک ہے یہ ویب سائٹ لوگوں کی ذہن سازی کرنے اور کسی بھی معاملہ میں ان کو بیدار کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے جن لوگوں نے اس کی اہمیت و افادیت اور طریقہ کار کو سمجھا ہے آج وہ بہت آگے جا چکے ہیں جبکہ ہم ابھی تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئے بہت کم لوگوں کو

معلوم ہوگا کہ بعض باثر ممالک اس سائیٹ کو جاسوسی کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جس کی ابتداء اسرائیل نے کی تھی۔

آج اس کی اشد ضرورت ہے کہ ہم Facebook کو بطور میڈیا پلیٹ فارم کے استعمال کر کے جملہ تعلیمات اسلام کو لوگوں تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ پر صیہونی و صلیبی یلغار کے آگے بھی بند باندھیں، سیکولر و لبرل ازم کی دھجیاں بکھیرنے کے ساتھ نفاذ شریعت کے محاسن کو اجاگر کریں اور وطن عزیز پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لیے راہ ہموار کریں، اس کے لیے ہمیں اجتماعی کوشش کرنی ہوگی، اپنے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے کام کا طریقہ کار اور لائحہ عمل ترتیب دینا ہوگا۔

تاریخ اسلام میں ملت اسلامیہ پر اس قدر سخت وقت اس سے قبل نہیں آیا تھا جتنا اب ہے پوری ملت کفر اسلام کے خلاف متحد ہے ہمارے ملکوں کے ملک تباہ کیے جارہے ہیں معاشی و اقتصادی لحاظ سے ہمیں دن بدن کمزور کیا جارہا ہے ہمارے اثاثوں پر ان کا قبضہ ہے پوری

قوم دہشت گردی کا شکار ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا کے ذریعے ہمیں ہی مجرم ٹھہرایا جارہا ہے سوچی سمجھی سازش کے تحت نوجوان نسل کو حقائق سے دور رکھا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ نوجوان نسل کو ہمارے مسائل کا ادراک ہی نہیں ہے وہ ان کو حل کیا کریں گئے؟ ایسے حالات میں اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور فیس بک (اور دیگر سوشل سائٹس) کو دفاعی و تبلیغی ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا تو پھر ''ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں' جو افراد فیس بک کو اچھے طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کی بڑی تعداد تو اسے استعمال ہی نہیں کرتی جو کرتے ہیں ان میں بھی گنتی کے ملیں گئے جو بقدر استطاعت کام کررہے ہیں بقایا اپنے معمولات زندگی و سرگرمیوں کو دوستوں تک Share کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے اسی بناء پر ہمیں جزوی فوائد تو میسر ہیں اجتماعی نہیں۔

ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کرنے کے لیے دشمنان ملت اسلامیہ جس تیزی سے گمراہ کن اور غیر اخلاقی لٹریچر، برہنہ فلمیں و تصاویر اپ لوڈ کر رہے ہیں اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے دل خون کے آنسو روتا ہے آخر ہمیں ہوش کب آئے گا؟ اور ہم کب کام کریں

گے؟ انٹرٹینمنٹ کے نام پر اس سائیٹ پر ایسے ایسے ہوش ربا مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ الامان والحفیظ، لہذا مزید دیر کیے بغیر اس طرف توجہ دیں اور بھرپور کام کریں۔

اس سلسلہ میں مجھے چند تجاویزات پیش کرنی ہے امید ہے اہل دردان کو قبول کرنے میں کسی طرح کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گئے، سب سے پہلے تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کن کن جہتوں پر کام کی ضرورت ہے؟ اس کے لیے ہم ملت اسلامیہ کی موجودہ حالت کو پیش نظر رکھیں تو کام کی نوعیت کو دو بنیادی شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

تبلیغ دین:

امت کو علم دین سے آگاہ کرنا علماء کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے الحمداللہ اہل علم نے ہر دور میں اس ذمہ داری کو با حسن طریقہ سرانجام دیا ہے اور آج بھی اس ذمہ داری کو کماحقہ نبھارہے ہیں عصری تقاضوں کے پیش نظر اہل علم نے الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا کو بھی اس اہم مقصد کے لیے استعمال کیا ہے اگرچہ الیکٹرونک میڈیا تک ہماری رسائی ویسی نہیں ہے جیسی ہونی چاہیے تھی مگر جو تھوڑی بہت ہے وہ غنیمت سے کم نہیں جبکہ اس کا دائرہ کار وسیع

کرنے کی حاجت ہے ہم اس کمی کو فیس بک کے ذریعے بآسانی پورا کر سکتے ہیں، علماء وصوفیہ جو کام کل تک مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں بیٹھ کر انجام دیتے تھے اس کو آج فیس بک کے ذریعے وسعت دینا بہت آسان اور ضروری ہے، روحانیت سے خالی اور مادیت سے پر اس ویب سائٹ کے مسلمان Users کا تعلق آپ بڑی آسانی سے اللہ رب العزت اور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط بنیادوں پر استوار کر سکتے ہیں۔

خطابات:

عقائد، عبادات، فقہیات، تصوف اور دیگر جملہ موضوعات پر خطابات کو اپ لوڈ کریں بالخصوص عصر حاضر میں درپیش مسائل کا حل جو اہل علم پیش کریں ان کو حسین پیرائے میں امت کے سامنے پیش کرنے کی سعی کی جائے، اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ آپ پہلے ہزاروں افراد کے مجمع میں خطاب کریں اور پھر بعد میں اسے سوشل میڈیا پر دیں بلکہ ان موضوعات پر آپ اپنی گفتگو چند افراد کے سامنے یا تنہا بھی ریکارڈ کروا سکتے ہیں، جو اہل علم وسائل رکھتے ہیں اور ان کا انداز بھی مناسب ہے وہ تو بلکل سستی نہ کریں ہفتہ میں ایک دن

مختص کر کے مختلف موضوعات پر اپنی گفتگو ریکارڈ کروائیں اور ایک ایک کلپ روزانہ اپ لوڈ کرتے رہا کریں جو زیادہ سے زیادہ دس منٹ کا ہو۔ نیز علماء اہلسنت کے سینکڑوں موضوعات پر خطابات پہلے سے موجود ہیں جن کو وقفہ وقفہ سے اپ لوڈ کرتے رہا کریں، یہاں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اختلافی مسائل پر مشتمل وہ خطابات جن میں کچھ نامناسب الفاظ آ گئے ہیں ان کو اپ لوڈ نہ کریں کہ اس سے عوام کا آپ سے دور ہونا کچھ بعید نہیں، نیز مناجات، نعتیں، مناقب اور اسلامی ترانوں پر مشتمل کلام بھی شامل کریں، اس کے علاوہ سینکڑوں ڈاکومنٹری فلمیں بنا کر بھی آپ اصلاح امت کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔

پوسٹیں:

لوگوں کی بڑی تعداد اپنی من پسند Post تیار کر کے Share کرتی ہے جو زیادہ تر غیر اخلاقی اور فضول ہوتی ہیں ان کی جگہ عقائد، عبادات، تفسیر، احادیث، فقہ اور اقوال بزرگان دین پر مشتمل Post زیادہ سے زیادہ تیار کرنے کی حاجت ہے تاکہ تبلیغ دین کے مقاصد پورے ہوں اور مسلمان بے راہ روی اور گمراہی سے بچے رہیں۔

عقائد:

یادرہے عقائد اہلسنت کا دفاع ہماری اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ہے کیونکہ نظریات اہلسنت ہی تعلیمات اسلام کی روح ہیں لہذا اس کے لیے بھی ہمیں فیس بک کا ایسے ہی استعمال کرنا چاہیے جیسے دیگر مقاصد کے لیے، مگر عقائد کے باب میں اصولیات و فروعیات کا فرق واضح ہونا چاہیے بہت سے فروعی مسائل میں ہمارے ہاں یوں لے دے کی جاتی ہے جیسے یہی اصل ایمان ہیں عقائد کے متعلق جو پوسٹ تیار کی جائیں وہ غیر مبہم اور واضح ہونی چاہیں، پیچیدہ مباحث کو جگہ نہ دی جائے، بلاضرورت غیروں پر براہ راست حملہ نہ کریں، بلکہ اپنا موقف مضبوط دلائل اور مثبت انداز میں امت کے سامنے رکھیں، ہدایت تو اللہ ہی کی طرف سے کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

” اپنی آواز کی بجائے اپنے دلائل کو بلند کیجیے پھول بادل کے گرجنے سے نہیں برسنے سے اگتے ہیں “

احکام شرعیہ سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے سوال و جواب کی صورت میں پوسٹ تیار

کریں ہر مسئلہ با حوالہ درج کریں، مختلف فیہ مسائل کو جگہ نہ دیں، اختلافی مسائل سے گریز کریں، سنی و غیر سنی عالم پر نہ کیچڑ اچھالیں نہ بلا ضرورت ان کا رد کریں، بیع، اجارہ، طلاق اور حیاء وغیرہ مسائل کو جگہ نہ دیں اور احکام شرعیہ سے متعلق عوام میں پھیلی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں، مسلم معاشرے میں پھیلی بدعات و ہندووانہ رسموں کے خلاف علم جہاد بلند کریں۔

احادیث نبویہ کی ترویج:

جب غامدیت کی صورت میں چکڑالویت مضبوط ہو رہی ہو، معاذ اللہ احادیث نبویہ کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، انہیں پس پشت ڈال کر دین اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کی ناپاک جسارت ہو رہی ہو تو ایسے میں ذخیرہ علم حدیث کی حفاظت اور اس کی ترویج و اشاعت سے غفلت برتنا امت کے لیے بہت بڑے خسارے کا موجب بن سکتا ہے لہذا احادیث نبویہ کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے اور Facebook کے ذریعے اس کمی کا ازالہ کیا جائے، احادیث کے متعلق جو بھی پوسٹ، (تحریر) تیار کریں اس کے متعلق خیال رکھیں کہ موضوع و

منکر حدیث نہ آنے پائیں، جو احادیث تطبیق چاہتی ہیں ان کو نقل نہ کریں اور وضاحت طلب احادیث سے بھی گریز کریں ہاں اگر ایسی حدیث شیئر کرنی ہو تو اس کے ساتھ کسی مستند سنی عالم دین کی مختصر و جامع شرح کا ہونا ضروری ہے اور ہر حدیث کو درج ذیل طریقہ کے مطابق باحوالہ لکھیں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”من یقل علی ما لم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار “

جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے،

(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العلم ، باب اثم من کذب علی النبی، رقم الحدیث، ۱۰۹ ، طبعہ دار ابن کثیر، بیروت)

فیس بک پر بعض افراد احادیث Share کرتے وقت اس کا مکمل حوالہ دینے کی بجائے فقط کتاب کا نام لکھنے پر اکتفاء کرتے ہیں وہ ایسا نہ کریں بلکہ مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق

حوالہ دیں اور دیگر افراد حوالہ سے خالی حدیث کو نہ Like دیں اور نہ آگئے Share کریں
Facebook پر بہت سی موضوع احادیث بھی گردش کرتی نظر آتی ہیں جن میں
زیادہ تر مستقبل میں رونما ہونے والے کسی عجیب وغریب واقع کا ذکر ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس
خبر کو آگئے پہنچانے کی خوشخبری درج ہوتی ہے اس طرح کی احادیث کون Upload کرتا
ہے کہاں سے آتی ہیں؟ کسی کو کچھ معلوم نہیں بس لوگ انہیں احادیث نبویہ سمجھ کر آگئے Shar
کرتے چلے جاتے ہیں اس طرح کی احادیث کا موضوع ہونے کو واضح کرنا اور عوام کو انہیں
آگئے Share کرنے سے باز رکھنے کی اشد ضرورت ہے اور یہ کام فیس بک کے ذریعے
ہی کیا جا سکتا ہے بصورت دیگر امت کو جو نقصانات اس کے ذریعے ہوں گئے وہ اہل نظر سے
مخفی نہیں ہیں۔

ہینڈنگ دیں:

جو Post بھی تیار کریں اس میں شرعی غلطیوں کے ساتھ لفظی غلطیوں سے بھی
بچیں موضوع کی مناسبت سے اوپر کی جانب خوبصورت ہیڈنگ دیں اور اسے زیادہ سے

زیادہ پر کشش و جاذب بنانے کی کوشش کریں تاکہ عوام میں اسے پڑھنے کی رغبت پیدا ہو۔

نوجوانوں سے چند گزارشات:

نوجوان اہلسنت کی ایک تعداد جذبہ تبلیغ دین کے تحت Facebook کا استعمال کثرت سے کرتی ہے یہ نوجوان علم، دوراندیشی کی کمی اور صحیح تربیت نہ ہونے کی بناء پر بہت سے بنیادی غلطیاں کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو رہا ہے ایسے مجاہدین اہلسنت کی بارگاہ میں چند گزارشات ہیں اُمید ہے یہ ان کو نظرانداز نہیں کریں گئے۔

۱۔ اپنے کام کا محور صرف رد بدمذہبیت تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ امت مسلمہ کے حال و مستقبل کو درپیش مسائل و چیلنجز کا ادراک کریں اور اسی کے مطابق کام کو وسعت دیں۔

۲۔ جب آپ دفاع اہلسنت کے پیش نظر غیروں کا رد کرتے ہیں (وہ غیر مذہبی ہوں یا سیاسی) تو غیر مہذب اور نازیبا جملوں سے بچیں، الفاظ کے چناو میں خوبصورتی و شائستگی لے کر آئیں

مثبت جملوں کا انتخاب کریں تا کہ آپ کا مؤقف مضبوط اور پائیدار ہو، ذاتی تجربہ ہے جب آپ ایسی پوسٹ تیار کرتے ہیں جن میں الفاظ غیر مناسب ہوں تو سلجھے ہوئے افراد ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتے، جبکہ مثبت جملوں سے تیار کردہ پوسٹ کو عام افراد بھی Like و Comment دیتے اور انہیں آگے Share کرتے نظر آتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رہے جب آپ کا دشمن آپ پر خوبصورت و پرکشش جملوں سے وار کرتا ہے تو آپ پر بھی لازم ہے کہ آپ اس سے بھی زیادہ اچھے جملوں کا انتخاب کریں ورنہ آپ کا مؤقف وہیں دم توڑ جائے گا اور لوگ آپ کی بات پر کان نہیں دھریں گئے۔

۳۔ مذہبی و سیاسی کسی بھی فرد کی تصاویر کو غلط انداز سے ایڈیٹنگ کرنے والا کام نہیں ہونا چاہیے اس طرح کرنے سے آپ اپنے ہم نوا چند افراد کو تو خوش کر لیں گئے جبکہ عوام آپ سے نفرت کرتے ہوئے دور ہو جائے گی اور ویسے بھی اس کا ردعمل یہ سامنے آتا ہے کہ مخالفین آپ کے اکابرین کو نشانہ بناتے ہیں نیز ایسی تصاویر غیر مسلم بھی دیکھتے اور ہم پر ہنستے ہیں کہ یہ کیسی قوم ہے جو اپنے ہی افراد کی عزت کرنا نہیں جانتی اور آپ کا یہ عمل کفار کو اسلام سے دور

رکھنے والا بھی ہے۔

۴۔ مفکرین اہلسنت کی بارگاہ میں مؤدبانہ گزارش ہے وہ اپنی فکروں کے دریچے کسی اور سمت کھولیں اور جو وقفہ وقفہ سے کسی نہ کسی مسئلہ کو لے کر علماء اہلسنت سے سوالات کرتے رہتے ہیں یہ کام کیوں نہ ہوا تو وہ کیوں ہو گیا؟ یہ سب کچھ ہو گیا مگر ابھی تک آپ کا اتحاد کیوں نہ ہوا؟ وغیرہ، اس طرح کے تمام سوالات کرنا بند کر دیں آپ کے یہ سوالات دوریاں بڑھانے، نفرتیں اور غلط فہمیاں پیدا کرنے، علماء کے وقار کو کم کرنے نیز اجتماعی قوت کو مزید کمزور کرنے اور غیروں کو گھر کے بھیدوں سے آگاہ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ دشمن تو ہماری صفوں کو نقصان پہنچانے کے لیے پہلے ہی اس طرح کے مواقع ڈھونڈتا ہے ویسے بھی آپ کو آج تک اس طرح کے کسی سوال کا جواب نہیں ملا تو پھر کیوں اپنا اور اہلسنت کا نقصان کرتے ہیں اور اگر آپ کو کسی سنی عالم سے کوئی شکایت ہے تو براہ راست ان سے مل کر اپنا مسئلہ ان کے سامنے رکھیں نہ کہ فیس بک پر ان کی عزت کی دھجیاں بکھرنا شروع کر دیں، دشمن تو پہلے ہی تاک میں ہے۔

خواتین کے لیے چند احتیاتیں:

فیس بک پر خواتین کی بہت بڑی تعداد ہے جن کو ہم یہاں سے ہٹا تو نہیں سکتے البتہ اپنا Message ان تک ضرور پہنچا سکتے ہیں مگر یہ کام خواتین کے کرنے کا ہے اس لیے یہاں اختصار کے ساتھ چند احتیاتیں عرض کرتا ہوں ان کو اپنے ہوئے خواتین دین کا کام بھی کرسکیں گی اور اپنی حفاظت بھی

۱۔ اپنی فیس بک آئی ڈی پر اپنا Real نام نہ دیں بلکہ کسی عارضی نام سے آئی ڈی چلائیں، آئی ڈی کا نام اس طرح انتخاب کیا جاسکتا ہے Bent E Sajid Ansari یا Bent E Hwa وغیرہ

۲۔ اپنے اکاونٹ کو ہر طرح محفوظ کر کے رکھیں۔

۳۔ E mail کی جگہ اپنا موبائل نمبر ہرگز نہ دیں۔

۴۔ کسی بھی غیر محرم کو اپنی فرینڈ لسٹ میں شامل نہ کریں۔

۵۔ جس لڑکی کو آپ ذاتی طور پر نہیں جانتی اور وہ آپ کی فرینڈ لسٹ میں رہ کر آپ کے بارے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ کا موبائل نمبر یا WhatsApp نمبر مانگے تو اسے ہرگز کچھ نہ دیں، اگر وہ آپ کو دیکھنے کی خواہش مند ہو تو اصرار کے باوجود بھی اسے اپنی تصویر نہ دیں اگرچہ وہ آپ کو اپنی تصویر بھیج دے، کیونکہ بہت سے لڑکے Girls کے نام سے آئی ڈی چلاتے ہیں اور اپنی آئی ڈی پر لڑکیوں کی تصاویر لگا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ان کی اپنی تصویر ہے اس طرح سادہ لوح خواتین کو دھوکہ دیتے ہوئے ان سے ذاتی معلومات، موبائل نمبر اور تصاویر وغیرہ حاصل کر کے بعد میں انہیں بلیک میل کرتے اور ان کی عزت داغ دار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لکھنے کو تو اور بھی بہت کچھ ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ کوئی بہن ہی اس طرف قلم اٹھائے اور خواتین کے کام کا طریقہ کار، اصول وضوابط اور احتیاتوں کا تعین کرے۔

☆☆☆☆

امت کو بیدار کیجیے

موجودہ حالات میں عالم کفر بالخصوص صلیبی وصیہونی ملت اسلامیہ کو نیست ونابود کرنے کے لیے بڑے منظّم انداز میں تسلسل سے مصروف عمل ہیں، مذہبی، معاشی، اقتصادی ودفاعی وغیرہ سینکڑوں فتنوں کا جال بچھا کر انہوں نے پوری امت کو جکڑا ہوا ہے اور ہمیں دن بدن ذلت و پستی کی طرف دھکیلنے میں یہ لوگ دن رات ایک کیے ہوئے ہیں یہ تو دشمن ٹھہرے ہماری صفوں میں بھی بہت سی کالی بھیڑیں موجود ہیں جو دشمن کا آلہ کار بن کر ہماری جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں مصروف ہیں ایسے حالات میں اہل نظر کا خاموش رہنا یا سستی کا شکار ہونا کسی بڑے جرم سے کم نہیں، ہمیں مزید دیر کئے بغیر بیداری امت مہم کا آغاز کرتے ہوئے پوری ملت اسلامیہ کو متحد اور عالم کفر کے مقابلہ میں ہر ہر شعبہ میں مضبوط و مستحکم کرنا ہوگا اور یہ چند دنوں کی بات نہیں بلکہ سالہا سال کی انتھک و پرخلوص جدوجہد پر منحصر ہے پھر کہیں جا کر حالات خیر سگالی کی نوید لائیں گئے اور ہماری نسلیں امت مسلمہ پر صیہونی و صلیبی یلغار کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گئی۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ کے جن مسائل کے حل کے لیے زیادہ سے زیادہ کام کی حاجت ہے ان میں سے بعض اہم امور درج ذیل ہیں جن کے لیے ہم فیس بک کو استعمال کر کے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ:

وطن عزیز پاکستان کے قیام مقاصد میں نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین ترجیح حاصل ہے اسی بناء پر علماء ومشائخ اہلسنت نے قیام پاکستان کی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے سر توڑ کوششیں کیں اور واشگاف الفاظ میں قیام پاکستان کے مقصد کو یوں بیان کیا کہ (ہم علماء ومشائخ اہلسنت) یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو

(حیات صدر الافاضل، صفحہ ۱۹۰)

افسوس صد افسوس پاکستان کا خواب تو شرمندہ تعبیر ہو گیا مگر کئی دہائیاں گزرنے کے باوجود بھی ہم اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکے حالانکہ ہمارا مقصد زمین کا ٹکڑا حاصل

کرنا نہیں تھا بلکہ نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا زمین کا ٹکڑا تو ضرورت تھی جو پوری ہوئی جبکہ مقصد ابھی ادھورا ہے ہماری غفلتوں وسستیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیکولر و لبرل افراد اب کھل کر سامنے آچکے ہیں جو پاکستان کے نظریاتی تشخص کو ختم کر کے اسے مغرب کی طرز پر ایک مکمل لادینی اسٹیٹ بنانے میں مصروف ہیں اور ان لوگوں کو میڈیا کی مکمل کوریج حاصل ہے بلکہ اگر اب یوں کہا جائے کہ پاکستان میں میڈیا چلتا ہی ان کے لیے ہے تو غلط نہ ہوگا، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ میڈیا تک ہماری بھرپور رسائی ہوتی اور اس سے نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں مدد حاصل کی جاتی مگر یہاں صورت حال اس کے برعکس ہے میڈیا پر ان افراد کا قبضہ ہے جن کے سامنے اسلام کا نام لینا ہی کسی بڑے جرم سے کم نہیں ایسے میں ہمارے پاس سوشل میڈیا کا نیٹ ورک ہی بچتا ہے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لہذا ملک پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کے لیے Facebook کا استعمال ایک مشن کے طور پر ہونا چاہیے، ان شاء اللہ اس کے بڑے اچھے نتائج سامنے آئیں گئے۔

یاد رہے ملک پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جرائم پیشہ افراد اور سیاستدان نہیں بلکہ سیکولر و لبرل افراد کا طبقہ ہے ان کا بس چلے تو گھڑی کی چوتھائی میں اسلام کو پاکستان سے یوں نکال دیں جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے روشن خیالی کے نام پر یہ لوگ قوم کو اُس تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں جس کا انجام بد سوچتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اسلام اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کا کوئی موقع یہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، میڈیا پر بیٹھ کر میٹھے لہجوں اور خوبصورت و پرکشش جملوں سے لوگوں کی یوں ذھن سازی کرتے نظر آتے ہیں جیسے دنیا کے سب سے بڑے فلاسفر یہی ہوں، یہ لوگ ملت اسلامیہ کے غدار اعظم ہیں جو اسلام کے پاکیزہ روحانی، پرامن و خوشحال اور عدل سے بھرپور نظام کی بجائے مسلمانوں کو ایسا نظام دینا چاہتے ہیں جس میں بدامنی، ناانصافی اور قتل غارت گری ہو، جس میں انصاف بلکل نہ ہو ایک مخصوص طبقہ عوام پر ظالمانہ حکمرانی کرتا رہے جس میں عورتوں کو نیم برہنہ کر کے بازاروں میں لا کھڑا کیا جائے اور ان کی عزت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی جائیں، مغرب کی پیروی میں انہیں Just خواہشات نفسانی کے لیے استعمال کیا

جائے، یہ طبقہ ایک ایسا معاشرہ پروان چڑھانے کا خواہش مند ہے جس میں غیرت نام کی کوئی چیز نہ ہو، مرد اس بات کی پرواہ بلکل نہ کرے کہ اس کی بغل میں بیوی ہے یا کوئی اور...... سیکولر ولبرل فکر پر کنٹرول نہ ہونے کی بناء پر اس کے بھیانک نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں لہذا ہر ممکن طریقہ سے اس کا سدباب ہونا چاہیے، ان کی طرف سے اسلام، امت مسلمہ اور معاشرے پر ہونے والی تنقید کا بروقت باریک بینی سے جائزہ لے کر ان کے ہداف و مقاصد سامنے لائے جائیں اور فرسودہ سیکولر نظام کی قباحتوں کے ساتھ اسلام کے محاسن کو عوام کے سامنے آشکار کیا جائے اس کے بغیر پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا حصول ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

اقوام متحدہ:

اقوام متحدہ نامی ادارہ دنیا بھر میں مشہور اور محتاج تعارف نہیں دوسری جنگ عظیم کے نقصانات سامنے آنے کے بعد اس کا قیام عمل میں لایا گیا اس کے بنیادی اصولوں میں ’’لوگوں کو جنگی تباہ کاریوں سے بچانا، قوموں کے باہمی تنازعات کے لیے پرامن حل نکالنا،

فلاح انسانیت کے لیے بلا امتیاز رنگ ونسل، مثبت اقدامات کرنا، ایک دوسرے کی آزادی و خودمختاری کا احترام کرتے ہوئے ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہ کرنا وغیرہ'' شامل ہیں۔

مگر ان اصولوں اور ملت اسلامیہ کی حالت کو دیکھیں تو یوں لگتا ہے جیسے یہ تمام اصول فقط کفار کے لیے ہیں مسلمانوں کا اس میں کوئی حق نہیں ویسے بھی اقوام متحدہ کی کارکردگی پر نظر دوڑائیں تو مسلمانوں کے حوالے سے صفر نظر آئے گی، ملت اسلامیہ کو سب سے زیادہ نقصان اسی ادارہ نے پہنچایا ہے ممالک اسلامیہ کی بندر بانٹ اسی ادارہ کے ذریعہ وقوع پذیر ہوئی ہے اس ادارہ نے اپنے خود ساختہ اصولوں اور پرکشش و پرفریب وعدوں سے پوری امت کو جکڑا ہوا ہے ملت اسلامیہ کے خلاف اس کے مذموم عزائم کو بے نقاب کرنے کی شدید حاجت ہے اس کے لیے Facebook کا بھرپور استعمال کریں اور کوئی موقع ضائع کیے بغیر کام جاری رکھیں۔

اتحاد امت:

امت مسلمہ آج انتہائی نازک مقام پر کھڑی ہے پاکستان، کشمیر، برما، فلسطین، افغانستان، عراق، شام، نائجریا، بوسنیا اور ترکی وغیرہ میں خون مسلم سے بہتی ندیوں کی ایک بنیادی وجہ انتشار و افتراق امت ہے اس ساری صورت حال کے پیش نظر جو افراد اتحاد امت کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں اُن کا مطالبہ بلکل بجا ہے امت مسلمہ کو آج اتحاد کی ایسے ہی ضرورت ہے جیسے بھوک سے ہلاک ہونے والے کو کھانے کی پانی سے ہلاک ہونے والے کو پانی کی حاجت ہوتی ہے۔

اتحاد امت کے لیے کاوشیں کرنے والوں کو اپنی کوششیں مسلسل جاری رکھنی چاہیں، ان شاء اللہ ایک دن کامیابی ضرور قدم چومے گی، اس کے لیے بھی فیس بک کا استعمال خوب کریں۔

اتحاد امت کے حوالے سے دو باتیں ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیں

اول اکابرین مسالک کے اتحاد سے ہی اتحاد امت کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا (یہ ایک جزوی کامیابی ضرور ہے کلی نہیں) اتحاد بین المسالک کے ساتھ پوری امت مسلمہ کا معاشی،

سیاسی، سرحدی، عسکری، دفاعی اور فکری اتحاد ناگزیر ہے

دوم۔ اتحاد امت کے سلسلہ میں سو فیصد کامیابی ہو یہ ناممکن تو نہیں البتہ مشکل ضرور ہے ہماری بدقسمتی ہے کہ ہر دور میں ہمیں غدار قوم وملت ضرور میسر رہے ہیں جن کے غیر حکیمانہ فیصلوں نے امت مسلمہ کی کشتی کو ڈبونے کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا، اس لیے جمہوری دور میں اکثریتی اتحاد کو ہی غنیمت سمجھا جائے۔

ماہرین کی خدمات لیں:

یاد رہے ہم اپنے کام کو جتنا منظّم، ماہرین کی زیر نگرانی اور متعین کردہ حدود میں کریں گئے کامیابی اتنی ہی زیادہ نصیب ہوگی لہذا اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لیے درج ذیل طریقہ کو کمی وبیشی کے ساتھ اپنا لیا جائے تو ان شاء اللہ العزیز قلیل وقت میں کثیر فوائد حاصل کیئے جا سکتے ہیں

ا۔ جن شعبوں میں کام کرنا ہے ان کے ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں مثلاً تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، ختم نبوت، سیاست ومعاشیت وغیرہ

۲۔ ہر فرد اپنے شعبہ کے متعلق ہی لٹریچر تیار کرے گا۔

۳۔ جس موضوع پر بھی لٹریچر تیار کیا جائے پوسٹ ہوں یا ڈاکومنٹری فلمیں، الفاظ کا چناؤ خوبصورت ہو، انداز تحریر بہترین ہو اور طریقہ کار کی ایک حد ہو، ایک دائرہ کار ہونا چاہیے جس سے باہر قدم نہ رکھا جائے۔

۴۔ اپنی دعوتی پیش کش عصری خوبیوں سے آراستہ، عصری تقاضوں سے ہم آہنگ، پُرکشش اور دل فریب ہو، تاکہ آپ کے انداز تبلیغ سے لوگ آپ کے قریب آئیں نا کہ دور بھاگیں۔

فیس بک پیجز، بہترین آپشن:

اپنا پیغام زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کے لیے لوگوں کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کثیر پیجز بنانا ہوں گئے کیونکہ فیس بک کے Users کی بہت بڑی تعداد مختلف Pages سے استفادہ کرتی ہے فیس بک پر یہ ایک کامیاب اور اچھی سہولت ہے جس سے بھرپور فائدہ حاصل کرنا چاہیے

قادیانی، غامدی، سیکولر و لبرل اور بہت سے دشمنان قوم وملت مختلف ناموں سے Page چلا

کرامت مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں ان کے کثیر Page تو حب الوطنی اور اصلاح امت جیسے ٹائٹل اور ناموں سے چل رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام دھوکے میں رہتے ہوئے براہ راست ان کے افکار سے متاثر ہو رہی ہے تو اس ساری صورت حال کا سد باب کثیر پیجز کے ذریعے ہی ہوگا

ہمارے اندر یہ حرص ہمیشہ موجود ہونی چاہیے کہ ہمارا پیغام فیس بک کے ہر Users تک پہنچے اس کے لیے ہمیں کثیر آئی ڈی بنانا ہوں گی ایک آئی ڈی کی فرینڈ لسٹ میں پانچ ہزار افراد شامل ہو سکتے ہیں پاکستانی عوام کی تعداد کم و بیش بیس کروڑ ہے For Example پاکستان کا ہر فرد فیس بک استعمال کرتا ہے تو اس حساب سے ہمیں چالیس ہزار آئی ڈی کی حاجت ہے جبکہ اپنا پیغام دنیا کے ہر فرد بالخصوص ہر مسلمان تک پہنچانے کے لیے ہمیں کس قدر آئی ڈی درکار ہیں اسی سے اندازہ لگا لیجیے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں آئی ڈی بنانا پھر ان کو چلانا کوئی معمولی کام ہے نہ چند افراد کے بس کی بات تو پھر ہم اپنا ہدف کیسے حاصل کریں؟ نوجوان اہلسنت کی

بہت بڑی تعداد جن میں ملک بھر میں پھیلے مدارس اسلامیہ کے طلباء بھی شامل ہیں جذبہ تبلیغ دین کے پیش نظر فیس بک استعمال کرتے ہیں ان کی علمی وفکری تربیت نہ ہونے اور کوئی مرکزی پلیٹ فارم نہ ہونے کی بناء پر جہاں سے انہیں مواد میسر آئے ہمیں ان کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو رہا، اگر ان نوجوانوں کی تربیت صحیح خطوط پر کی جائے اور انہیں ایک پیلٹ فارم مہیا کر دیا جائے تو ان کے ذریعہ ہماری ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆

الحمدللہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۴ ہجری کو یہ رسالہ مکمل ہو

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی